خواتین کے اسفار میں ذی محرم کی اہمیت قرآن وحدیث کے آئینہ میں ایک تحقیقی جائزہ

The importance of Dhi Mahram in women's travels a research review in the light of Qur'an and Hadith.

*آسیہ حیات

**سیماحیات

Abstract

Travel is a part of human life, without which no important goal can be achieved. Man travels for many purposes and travels around the world to get his desired benefits. Islam is the religion of nature which has given some leeway and space in view of these human needs and the hardships of travel. The Holy Qur'an teaches the principles of living a good life. It exhorts us to avoid every path that leads us astray. Similarly, there are injunctions regarding women in Furqan Hameed۔ Woman means modesty and veil. For their protection, women have been instructed in shariah that they should not go out naked without any need for travel without Dhi Muharram because it can lead to sedition and endanger their honor and dignity. In this article, the importance of Dhi Mahram in in women's travels will be discribed in the light of Quran kareem and Hadith.

Keyword: Travel, religion, Holy Qur'an, Woman, Dhi Muharram.

سفر انسانی زندگی کا ایک حصہ ہے، جس کے بغیر کوئی بھی اہم مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ انسان متعدد مقاصد کے تحت سفر کر کے مطلوبہ ثمرات حاصل کرتا ہے۔ اسلام دین فطرت ہے جس نے ان انسانی ضرورتوں اور سفر کی مشقتوں کو سامنے رکھتے ہوئے بعض رخصتیں اور گنجائشیں دی ہیں۔ بہت سے لوگ سفر پر اکیلے روانہ ہو جاتے ہیں لیکن یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کے ساتھ سفر میں کوئی نہ کوئی ساتھی ضرور ہو تنہا سفر سے گریز کرنا چاہیئے۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی کئی مرتبہ رشتہ داروں سے ملاقات، علاج معالجہ یا کسی ضروری کام سے سفر پر نکلنا پڑتا ہے احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عورتوں کو مردوں سے بھی کہیں بڑھ کر اکیلے سفر کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس لیے کہ یہ بات فتنے کا باعث بن سکتی ہے اور ان کے عزت اور ناموس کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

سفر کے لغوی واصطلاحی تعریف:

”سفر“ کا مادہ عربی لغت میں کئی معنوں میں مستعمل ہے۔

*ایم فل سکالر شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی، پشاور۔

**ایم فل سکالر شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی، پشاور۔

- " السَّفَرُ قطع المسافة "کا معنی مسافت طے کرنا ہے۔ والجمع أسْفارٌ اس کی جمع "اسفار" ہے اور سفر کرنے والے کو مسافر کہتے ہے۔"سفرة" سفر کرنے والی ایک عورت کو اور مسافروں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں۔
- "السَّفِیرُ" اس ایلچی کو کہتے ہیں جو اصلاح کی غرض سے لوگوں کے درمیان رابطے رکھے اس کی جمع "سُفَراءُ" آتی ہے۔
- "اسفر الصُّبحُ" صبح روشن ہوگئی اور چمکنے لگی۔[1]

حدیث نبوی ﷺ ہے:

«أَسْفِرُوا بِالفَجْرِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلأَجْرِ»[2]

ترجمہ: "جتنا تم فجر اجالے میں پڑھو گے، اتنا ہی ثواب زیادہ ہو گا"

- "مسافر الوجہ "چہرے کے ظاہری حصوں کو کہتے ہیں۔[3] جیسے کہ محاورہ ہے"ما احسن مسفر وجه ومسافر وجههم"اس کے چہرے کا ظاہری حصہ اور ان کے چہروں کے ظاہری حصے کس قدر حسین ہے۔[4]

فاصلہ طے کرنے کو سفر اس وجہ سے کہتے ہے کہ سفر میں ہی لوگوں کے اخلاق، عادات اور بعض پوشیدہ چیزیں ظاہر ہوتی ہے۔[5]

"ابن ابی الدنیا" نے اپنی کتاب "الصمت" میں حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف کر رہا تھا تو عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے یا اس کے ساتھ کسی مجلس میں شرکت کی ہے جس پر اس نے نفی میں جواب دیا:

تو عمرؓ فرمانے لگے اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں تو اسے نہیں پہچانتا۔

سفر کی شرعی اور اصطلاحی تعریف

فقہائے کرام نے سفر کی شرعی اور اصطلاحی تعریف یوں کی ہے:

" قطع المسافات بنية السفر "[6]

ترجمہ: "سفر کی نیت سے مسافتوں اور فاصلوں کو طے کرنا۔"

سفر کی شرعی تحدید

جو شخص اپنے شہر یا بستی سے باہر سفر کے ارادے سے نکلے اور مسافتِ سفر کم از کم 48 میل (77ء24 یعنی تقریباً سوا ستتر کلو میٹر) ہو تو ایسے شخص پر اپنے شہر کی آبادی اور حدود سے نکلنے کے بعد چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا لازم ہو جاتا ہے، اور جس جگہ سفر کا ارادہ ہو اس شہر یا بستی میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو تو وہاں بھی

قصر نماز پڑھنا لازم ہو گا۔[7]

فإذا قصد مسيرة ثلاثة أيام قصر الصلاة حين تخلف عمران المصر لأنه ما دام في المصر فهو ناوي السفر لا مسافر فإذا جاوز عمران المصر صار مسافرا لاقتران النية بعمل السفر[8]

وَأَمَّا بَيَانُ مَا يَصِيرُ بِهِ الْمُقِيمُ مُسَافِرًا : فَالَّذِي يَصِيرُ الْمُقِيمُ بِهِ مُسَافِرًا نِيَّةُ مُدَّةِ السَّفَرِ وَالْخُرُوجُ مِنْ عُمْرَانِ الْمِصْرِ[9]

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

سفر کی وہ حد جس پر شریعت نے روزہ توڑنے اور قصر کو معلق کر رکھا ہے ان مسائل میں سے ہے جن میں لوگوں کو تذبذب کا سامنا ہے، ایک قول کے مطابق تین دن، ایک قول کے مطابق پورے دو دن اور ایک کے مطابق اس سے کم، یہاں تک کہ ایک میل بھی کہا گیا ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کی تحدید مسافت سے کی ہے ان میں سے بعض نے اڑتالیس میل کہا ہے، اور بعض نے چھیالیس میل، اور چوالیس اور پینتالیس بھی کہا گیا ہے، یہ تمام اقوال امام مالک سے مروی ہیں۔[10]

اقسامِ سفر:

وطن سے نکلنے اور سفر کرنے کے مختلف اسباب ہوتے ہیں ان میں سے ایک سبب کسی چیز کی طلب و تلاش ہے یا کسی کسی چیز سے بھاگنے اور بچنے کی خاطر سفر اختیار کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے سفر کو ہجرت کہتے ہیں اور اس کی چھ اقسام ہیں۔

دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف سفر:

اپنی جان، مال اور عزت کی خاطر یا دینی امور کی ادائیگی کی خاطر دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف سفر کرنا فرض ہے۔ اس قسم کا سفر عہد رسالت سے لے کر قیامت تک بشرط استطاعت و قدرت فرض ہے۔

قرآن و سنت میں تجارت کے فضائل و برکات بتاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾[11]

ترجمہ: ''جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے ہیں ان کو ہم دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾[12]

ترجمہ: ''جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور میری راہ میں اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور میرے لئے لڑے اور مارے گئے ان کے سب قصور میں معاف کر دوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں۔ یہ ان کی جزا ہے اللہ کے ہاں اور بہترین جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔''

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾[13]

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑ اور جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لئے خطاوں سے در گذر ہے اور بہترین رزق ہے۔''

بدعت والی جگہ سے نکل جانا:

ابن قاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے اس مقام میں قیام کرنا حلال نہیں جس میں سلف صالحین پر سب وشتم کیا جاتا ہو۔ ابن عربی قول نقل کر کے لکھتے ہیں کہ یہ بالکل ہے کیونکہ اگر کسی برائی کو روک نہیں سکتے تو تم پر لازم ہے کہ وہاں سے نکل جاؤ۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ﴾[14]

ترجمہ: ''اور (اے محمد ﷺ!) جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر نکتہ چیاں کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں''

طلب حلال کے لیے سفر:

حرام کو چھوڑ کر حلال کی طلب میں سفر کرنا جائز ہے کیوں کہ ایک مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ حرام کھائے اسلام ہمیں پاکیزہ اور حلال رزق کی تلقین کرتا ہے۔

جسمانی اذیتوں سے بچنے کے لئے سفر:

جب دشمن کی طرف سے اذیت بڑھ جائے اور جان کا خطرہ ہو تو اپنی جان بچانے کے لئے اس جگہ سے نکلنا جائز ہے۔اس قسم کا سفر سب سے پہلے ابراہیمؑ نے عراق سے ملک شام کی طرف کیا اور اپنے قوم کے ستم سے نجات پائی اور فرمایا:

﴿إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَى رَبِّي﴾[15]

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے مدین کی طرف اس قسم کا سفر کیا تھا کیا۔

﴿فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ﴾[16]

آب و ہوا کی خرابی اور امراض کے خطرہ سے بچنے کے لئے سفر:

آب و ہوا اگر صحت کے موافق نہ ہو اور صحت کے مزید خراب ہونے کا حدشہ ہو تو اسلامی شریعت نے اس قسم کے سفر کی اجازت دی ہے۔لیکن اس حکم کی پابندی اس صورت میں ہو گی جب وبائی امراض مثلاً طاعون پھیلے ہوئے نہ ہوں ان کے لیے پھر یہ حکم ہے کہ جو لوگ اس علاقہ میں ہے وہ وہاں سے باہر نہ جائے اور نہ کوئی اس علاقہ کے اندر جائے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ»[17]

ترجمہ: ’’جب کسی خطے میں طاعون پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اب وہاں سے نہ نکلو اور جہاں تم پہلے سے موجود نہیں وہاں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو اس میں داخل نہ ہو۔‘‘

حفاظتِ مال کے لئے سفر:

غیر محفوظ مقام سے اپنے مال کو نکالنے کی خاطر سفر کرنا بھی دین اسلام میں جائز ہے۔کیوں کہ جان، مال اور عزت کا احترام کرنا فرض ہے۔

کسی چیز کی طلب و تلاش کے لئے جو سفر اختیار کیا جائے اس کی نو(۹) اقسام ہیں:

حصول عبرت کے واسطے سفر:

اس نیت سے سفر کرنا کہ اللہ کی قدرت کے نظارے دیکھ سکے اور گزشتہ اقوام کا مشاہدہ کرکے ان سے عبرت حاصل کرے۔قرآن کریم نے ایسے سفر کی ترغیب دی ہے:

﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾[18]

سفر حج:

اللہ کے گھر کی زیارت کرنے کی عرض سے سفر کرنا افضل ہے مختلف احادیث میں اس کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»[19]

ترجمہ: ''جو شخص خلوص نیت کے ساتھ بیت اللہ کی طرف سفر کرے اور اس میں فحش کام اور گالی گلوچ لڑائی جھگڑے اور فسق وفجور سے بچتا رہے تو وہ گناہوں سے ایسا صاف و پاک ہو جاتا ہے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔''

جہاد فی السبیل اللہ کا سفر:

افضل عبادات میں سے ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا العَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»[20]

''اللہ کی راہ میں سرحد کی ایک دن کی پاسبانی کرنا دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے، تم میں سے کسی کے کوڑے کے برابر جنت کی جگہ دنیا اور دنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہے اور بندے کا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت چلنا دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے''۔

ایک ددوسری حدیث میں ہے:

«مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ»[21]

ترجمہ ''جس بندے کے قدم راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں تو مجال نہیں کہ اسے جہنم کی آگ چھو بھی جائے۔''

سفر معاش :

روزگار کی خاطر سفر کرنا بھی جائز ہے چاہے اپنے ملک میں سفر کرے یا کسی دوسرے ملک میں اس پر اجر وثواب بھی ملتا ہے۔ حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے رسول اللہ کے پاس سے گزرا۔ صحابہ کرام نے اس کے متعلق چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وَلَدِه صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ الله، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ الله، وَإِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى

نَفْسه يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ»[22]

ترجمہ "اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کی خاطر کسب معاش یا بوڑھے ماں باپ کی خدمت یا اپنے آپ کو گناہ سے محفوظ کرنے کے لئے نکلا ہے تو ان تمام صورتوں میں وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے اور اگر فخر و ریا کے لئے نکلا ہے فی سبیل اللہ کی بجائے شیطانی راستے میں نکلا ہے۔"

﴿وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾[23]

ترجمہ: "کچھ دوسرے لوگ ہیں جو اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں۔"

اسلام میں جائز طریقوں سے روزی کمانے کے لئے سفر کی بہت زیادہ اہمیت و فضیلت ہے۔

تجارتی سفر:

یعنی قدر ضرورت سے زائد مال حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا بھی شرعاً جائز ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾[24]

ابتغائے فضل سے مراد اس آیت میں تجارت ہے۔ سفر حج میں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے تجارت کی اجازت دے دی ہے تو تجارت کے لئے سفر کرنا بدرجہ اولی جائز ہوا۔

حصول علم کے لئے سفر:

علم کی طلب کے لیے سفر کرنے والوں کے لیے بشارت ہے کہ ان کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّة." [25]

ترجمہ "جو شخص علم کی تلاش کے سلسلہ میں کوئی راستہ طے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے لئے جنت کی راہ آسان کر دے گا۔"

اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے سفر:

جس کو رباط کہا جاتا ہے۔ احادیث کثیرہ میں اس کی بڑی فضیلت مذکور ہے۔

عزیزوں واقارب سے ملاقات کے لئے سفر:

اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں سے ملاقات کے لیے سفر کرنا بھی افضل ہے بلکہ فرشتے اس شخص کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ، عَلَى مَدْرَجَتِهِ، مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ "[26]

"ترجمہ: ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا: کہاں جاتا ہے؟ وہ بولا: اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے؟ وہ بولا: نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے میں اس کو چاہتا ہوں۔ فرشتہ بولا: تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔"

صرف اللہ کی محبت اور خوشنودی کی خاطر اپنے مسلمان بھائی کا حال احوال پوچھنے والے کو اللہ نے فرشتے کے ذریعے اپنی محبت کی نوید سنائی۔ اللہ سے محبت کے لیے شریعت پر پوری طرح عمل کرنا ہی رضائے الٰہی کے مقام پر فائز ہونا ہے۔[27]

کسی مقام کو مقدس اور تبرک سمجھ کر اس کی طرف سفر کرنا:

ہر وہ جگہ جہاں تعبد کی غرض سے سفر کیا جاتا ہو، سوائے تین جگہوں کے مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى "[28]

ترجمہ " سوائے تین مسجدوں کے اور کسی جگہ کے لیے رخت سفر نہیں باندھا جائے گا: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد نبوی)۔

عورت کا تنہا گھر سے باہر نکلنا:

قرآنِ کریم جو ہدایت کا ذریعہ ہے اور امن وسلامتی کا درس دیتا ہے اس میں زندگی گزارنے کے تمام اصول وضوابط اجمالاً و تفصیلاً موجود ہیں۔ قرآن حمید ہر اس راستہ سے بچنے کی تلقین کرتا ہے جو ہماری گمراہی کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح فرقان حمید میں عورتوں کے بارے میں بھی احکامات موجود ہیں۔ عورت کا مطلب ہی حیا اور پردہ ہے۔ حیا اور عزت عورت کے قیمتی زیورات ہیں اس لیے ان کی حفاظت کی خاطر شریعت میں عورتوں کو ہدایت دی گئی ہیں کہ وہ بغیر کسی ضرورت کے یا بلا وجہ

سیر و تفریح کے کے لیے بے پردہ ہو کر باہر نہ جائے۔ زمانہ جاہلیت میں عورتیں بے ہردہ گھروں سے نکلتی تھی تو اس وجہ سے اسلام نے ان کو گھر کی چار دیواری میں محفوظ رہنے کی تلقین کی ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ عورت جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان بھی اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ عام حالات میں گھر سے اکیلے باہر نکلنا درست نہیں کیوں اس صورت میں بہت سی خرابیاں وجود میں آتی ہیں جو معاشرے کے بگھاڑ کیا سبب بنتی ہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ اسلام عورت کو گھر میں قید کرنا چاہتا ہے بلکہ فقہائے کرام نے شرعی و طبعی ضرورت کے تحت عورت کو ذی محرم کے بغیر گھر سے باہر جانے کی اجات دی ہیں۔ لیکن اس قیدِ شرط کے ساتھ کہ عورت مکمل پردے میں ہوگی پورے جسم کو چھپائے ہوئے ایسا لباس نہ ہو کہ دوسرے مرد اس کی طرف متوجہ ہو۔

قرآن حمید میں ہے:

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ ﴾[29]

ترجمہ: اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور تم نمازوں کی پابندی رکھو اور زکاۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول (علیہ السلام) کا کہنا مانو۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

«الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ»[30]

ترجمہ: "عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے۔"

حدیث شریف میں ہے:

«إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُم امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ»[31]

"عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے، پھر جب کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے یعنی صحبت کرے، اس عمل سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔"

کنز العمال" میں ہے:

" لَيْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ فِي الخُرُوجِ إِلاَّ مُضْطَرَّةً "[32].

ترجمہ :"عورتوں کے لئے ضرورت کے علاوہ گھر سے نکلنا درست نہیں۔"

ذی محرم:

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾[33]

ترجمہ :"مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں سے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانوں! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ نجات پاؤ"

"والمحرم هو : زوجها ، ---- وأبي زوجها ، وابن زوجها ، وابنها من الرضاع ، أو أخيها من الرضاع"[34]

ترجمہ:"اور محرم یہ ہے: اس کا شوہر، یا وہ جس سے وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے، قرابت، رضاعت، یا تعلق کی وجہ سے: جیسے اس کا باپ، اس کا بیٹا، اس کا بھائی، اس کا بھانجا، اس کا چچا، اس کا ماموں، اس کا باپ۔-بہو، اس کے شوہر کا بیٹا، اس کا بیٹا دودھ پلانے کے ذریعے، یا اس کا بھائی دودھ پلانے کے ذریعے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

"عورت کا محرم وہ ہے جس پر اس سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے حرام ہے، سوائے شبہاتی وطی شدہ اور لعان شدہ کے کیونکہ یہ دونوں یہاں پر بلا سبب حرمت کے حرمت ابدیہ میں سے ہیں، نیز امہات المومنین، ان کو بعض لوگوں نے اپنی تعریف میں لفظ "سبب مباح" کے ذریعہ نہ کہ ان کی حرمت کی وجہ سے مستثنی کیا ہے۔ اسی طرح "ابدیت" کی قید سے بیوی کی بہن (سالی) اس کی پھوپھی، اس کی خالہ اور اس کی بیٹی جب ماں کے ساتھ عقد کیا ہو اور اس کے ساتھ جماع نہیں کیا ہو نکل جاتی ہیں"۔ [35]

خواتین کے اسفار میں ذی محرم کا ہونا:

سفر میں ذی محرم کی شرط کی اصل وجہ عورت کو تحفظ فراہم کرنا ہے تاکہ دوران سفر وہ ہر قسم کی سختی سے محفوظ رہے۔ دوسری بات یہ کہ ہر قسم کے لوگ ہوتے ہے تو ان کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے بھی اسلام میں اسلام نے محرم کی شرط لگائی ہے تاکہ وہ اسے غلط لوگوں سے محفوظ رکھے اور عورت کی کمزوری پر سفر میں مدد کرے جو کہ ایک عذاب کا ٹکڑا ہے بوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ "[36]

ترجمہ: "سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے"۔

سفر میں بے شمار مشکلات کے باعث عورت کے تنہا سفر کو ممنوع قرار دیا گیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ سفر میں اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اس کے لیے حد بھی مقرر کر دی گئی ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» [37]

ترجمہ: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار نہ ہو۔"

ایک دوسری روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا، أَوْ أَخُوهَا، أَوْ زَوْجُهَا، أَوْ ابْنُهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا»[38]

ترجمہ: "کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا اس کا بیٹا یا اس کا کوئی محرم نہ ہو۔"

اس میں تین دن کا ذکر ہے، بعض روایتوں میں دو دنوں کا ذکر ہے جیسے :

" لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ"[39].

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے شوہر یا کسی ذی رحم محرم کے بغیر دو دن کا بھی سفر نہ کرے۔

سفر کے لیے دنوں میں اختلاف ہے اس وجہ سے علماء نے کہا کہ اصل اعتبار دنوں کا نہیں سفر کا ہو گا کہ اتنی مسافت ہو جس کو سفر کہا جاسکے اس میں تنہا عورت کے لیے سفر کرنا جائز نہیں۔

احادیث مبارکہ اس پر دال ہے کہ عورت بغیر محرم کے ساتھ کسی قسم کا سفر طے نہ کرے چاہے وہ سفر ہوائی ہو یا زمینی اور اس سے عورت کی جوانی اور کا تعلق نہیں کیوں کہ حکم عام ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ :

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ»[40]

ترجمہ: "محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بیوی حج کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو واپس جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔"

اس حدیث سے سفر میں محرم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کیوں کہ دونوں میاں بیوی حضور ﷺ کی موجودگی میں مبارک اور اہم اسفار کے لیے روانہ ہو رہے تھے شوہر اسلام کی خاطر غزوہ میں شراکت کے لیے اور بیوی حج کے مبارک سفر کے لیے لیکن پیارے نبی ﷺ نے اس کو ہدایت دی کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہو تا کہ زوجہ کا سفر (گو حج کا سفر تھا) بلا محرم نہ ہو۔ اور بیوی سفر کے دوران تمام خطرات سے پر امن ہو اور سواری پر چڑھنے اور اترتے وقت اس کو آسانی ہو۔ تمام فقہائے کرام اور محدثین و مفسرین کرام نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ عورتوں کے لیے تنہا بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ» [41]

" کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں ہوتا ہے تو اس کا تیسرا شیطان ہوتا ہے"۔

ارشادات نبوی ﷺ کی روشنی میں کسی عورت کے لیے تنہا یا محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ غیر محرم کے ساتھ سفر مختلف قسم کے گناہ کا سبب بنتا ہے اور جو ارشاد نبوی ﷺ کی خلاف ورزی کرتی ہیں وہ اکثر ان برے نتائج سے دو چار ہو جاتی ہیں جن کے پیش نظر رسول اکرم ﷺ نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا تھا۔

۱۹۵۳ء کا واقعہ جب سکھر سے ایک عورت تنہا ریل پر سفر کر کے گجرات گئی تھی تو وہاں لاریوں کے اڈہ پر بد معاشوں اور بد قماش لوگوں نے اس کے ساتھ جو بد سلوکی کی۔ بد معاشی اور بے حیائی کرنے کے بعد اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ سب کچھ ارشاد نبوی کی خلاف ورزی کا نتیجہ تھا۔[42]

ایسا ہی ایک افسوس ناک واقعہ لاہور میں پیش آیا جب 9 ستمبر 2020 ء کو منگل اور بدھ کی درمیانی شب لاہور کے علاقے گجر پورہ میں لاہور سیالکوٹ موٹر وے پر مدد کی منتظر خاتون کو درندہ صفت دو افراد نے زیادتی کا نشانہ بنایا تھا۔

اس قسم کے ہزاروں واقعات پیش آتے ہیں لیکن پھر بھی لوگ عبرت و نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خطہ عرب میں ایک عجیب معاملہ ہے کہ وہاں بذریعہ ریل گاڑی عورت کے تنہا سفر کو کم ظرفی گردانا جاتا ہے الا یہ کہ اس کا محرم ان کے ساتھ ہو یا محرم کی تحریری اجازت اس کے پاس ہو۔ حالانکہ اس کے محرم کا یہ تحریری کاغذ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔ اور پھر ریل گاڑی میں زیادہ خطرات بھی لاحق ہیں۔ بلکہ یہ ہوائی جہاز، بحری جہاز، کرائے والی کار اور گاڑی سے کم خطرے والی ہے لیکن نہ یہ قانون ہوائی جہاز میں ہے او نہ ہی کرائے والی کار میں ہے۔[43]

عورت کا سفر حج اور فقہاء کے مسالک

عورت کے بلا محرم حج کرنے کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ اس معاملہ میں چار مسلک پائے جاتے ہیں جنہیں مختصراً بیان کر دیتے ہیں۔

- عورت کا ذی محرم کے بغیر سفر کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ یہ مسلک ابراہیم، نخعی، شعبی اور حسن بصری رحمھم اللہ تعالی سے منقول ہے اور حنبلی مذہب کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے:

  «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ»[44]

- سفرِ حج اگر تین دن یا اس سے زائد کا ہو تو پھر عورت کے لیے ذی محرم کے بغیر جائز نہیں یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری رحمھما اللہ تعالی کا ہے۔

- قابل اعتماد اور اخلاقی لحاظ سے بہتر لوگوں کے ساتھ عورت حج کر سکتی۔ یہ ابن سیرینؒ، عطاء زہریؒ، قتادہؒ اور اوزاعؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک ہے۔

قابل اعتماد ساتھیوں کی تعریف امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے اس طرح کی ہے کہ جو عورتیں قابل اعتماد ہو اور وہ اپنے شوہروں کے ساتھ جارہی ہوں تو ذی محرم کے بغیر عورت ان کے ساتھ جاسکتی ہے لیکن ایک عورت کے ساتھ نہیں۔

- ابن حزم کے مطابق عورت کا ذی محرم کے بغیر تنہا حج کرنا جائز ہے اگر شوہر اس کو نہ لے جاتا ہو تو وہ گنہگار ہوگا عورت نہیں۔

ان چاروں میں سے راجح مسلک تیسرا ہے کیوں کہ اس میں ایک طرف دینی فریضہ کی ادائیگی ہے تو دوسری طرف کسی قسم کے فتنہ کا امکان بھی نہیں جس کی وجہ ذی محرم کے بغیر سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نیز یہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا عمل بھی ہے جو کتب احادیث میں مروی ہے:

«أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ»[45]

ترجمہ: ''حضرت عمرؓ نے اپنے آخر میں آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو حج کرنے کی اجازت دے دی اور ان کے ہمراہ حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو بھیجا۔''

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت عثمانؓ ان کے آگے آگے چلتے تھے اور حضرت عبدالرحمانؓ ان کے پیچھے پیچھے اور وہ ہودجوں میں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان پر سبز چادریں پڑی ہوئی تھیں۔ پھر حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت میں بھی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ اور حضرت عثمانؓ نے بھی اپنے عہد خلافت میں کرایا۔[46]

حواشی وحوالاجات

1 الرازي، أبو عبد الله محمد بن أبي بكر، مختار الصحاح، تحقیق: محمود خاطر، مكتبة لبنان، ناشر بیروت، طبع 1415 – 1995، مادہ س ف ر، ج1، ص326۔

2 الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، تحقیق احمد محمد شاکر، مکتبہ دار إحياء التراث العربي - بیروت، باب الِاسْفَارِ، ج1 ص289، رقم الحدیث: 154۔

3 الفرابی، ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری، الصحاح في اللغة، دار الکتب علمیہ، بلاسن، باب سفر، ج1، ص318۔

4 الزمخشری جار اللہ، ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد، اساس البلاغۃ، تحقیق محمد باسل عیون السود، دار الکتب علمیہ، بلاسن، باب س ف ر، ج1، ص218۔

5 غزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار الفکر بیروت، ج2، ص246۔

6 البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ دار الشعب القاہرہ، طبع اولی 1407 – 1987، کتاب العمرہ، باب السفر قطعة من العذاب، ج3، ص622۔

7 دار الافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر 144109202935 .

8 السرخسی،ابو بکر محمد، شمس الدین،المبسوط للسرخسی، تحقیق خلیل محی الدین المیس،ناسشر بیروت لبنان،طبع اولی 1421ھ-2000م، باب المبسوط،ج1،ص432۔
9 الکسانی،ابوبکر بن مسعود، علاءالدین،بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، فصل بیان مایصیر بہ المقیم مسافر،ج1،ص400۔
10 عبدالعلیم بن عبدالحفیظ سلفی، سفر کے احکام ومسائل قرآن وسنت کی روشنی میں، مکتبہ دعوت وارشادیدمہ نجران سعودیہ،بلاسن، ص11۔

11 سورۃالنحل:41۔
12 سورۃآل عمران:195۔
13 سورۃانفال:74۔
14 سورۃالانعام:68۔
15 سورۃالعنکبوت:26۔
16 سورۃالقصص:21۔
17 صحیح بخاری، کِتَاب الطِّبِّ، بَابُ مَا یُذْکَرُ فِي الطَّاعُونِ،ج7،ص130،رقم الحدیث:5730۔
18 سورۃغافر:82۔
19 صحیح بخاری، کِتَاب الحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الحَجِّ المَبْرُورِ،ج2،ص133،رقم الحدیث:1521۔
20 سنن ترمذی، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ المُرَابِطِ،ج4،ص188،رقم الحدیث:1664۔
21 صحیح بخاری، کِتَاب الجِهَادِ وَالسِّیَرِ، بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِیلِ اللَّهِ،ج4،ص20،رقم الحدیث:2811۔
22 الطبرانی، ابوالقاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الکبیر، محمد شکور محمود الحاج أمریر، المکتب الاسلامی، دار عمار، بیروت، 1405ھ، 1985ء، باب4،ج13،ص491،رقم الحدیث:15619۔
23 سورۃالمزمل:20۔
24 سورۃالبقرۃ:198۔
25 النیشاپوری، ابوالحسن مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، مکتبہ دارالجیل بیروت، دارالآفاق الجدیدۃ بیروت، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر،ج4،ص2074،الرقم:2699۔
26 صحیح مسلم، کِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، باب فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللهِ،ج4،ص1988،رقم الحدیث:2567۔
27 محمد علی جانباز مولانا، احکام سفر، مکتبہ قدوسیہ، سن طباعت 2003ء،ص18-28۔
28 صحیح بخاری، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ و المدینۃ،ج2،ص60،رقم الحدیث:1189۔
29 الاحزاب:33۔
30 ترمذی، امام محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی،ج3،ص468،رقم الحدیث:1173۔
31 صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ندب من رای امراۃ فوقعت فی نفسہ،ج2،ص1021،رقم الحدیث:1403
32 طبراني، المعجم الکبیر، باب مسند عبداللہ بن عمر بن خطاب،ج13،ص172،رقم الحدیث:13871۔
33 سوۃنور:31۔
34 شیخ، محمد بن صالح، تکملۃ فتاوی الموقع، باب96670،ص2۔
35 عبدالعلیم بن عبدالحفیظ سلفی، سفر کے احکام ومسائل قرآن وسنت کی روشنی میں، ص39۔

36 صحیح بخاری، کِتَابُ العُمْرَةِ، بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ، ج 3، ص 8، رقم الحدیث: 1804۔

37 صحیح بخاری، کِتَاب تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ باب في كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ، ج 2، ص 43، رقم الحدیث: 1087۔

38 سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا بِغَيْرِ مَحْرَمٍ، ج 3، ص 464، رقم الحدیث: 1169۔

39 صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاة، بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ج 3، ص 82، رقم الحدیث: 1197۔

40 صحیح بخاری، کِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ، ج 1، ص 103، رقم الحدیث: 5233۔

41 سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيبَاتِ، ج 3، ص 466، رقم الحدیث: 1171۔

42 محمد علی جانباز مولانا، احکام سفر، ص 62۔

43 ام عبداللہ، آداب سفر، اریب پبلشر، سن طباعت 2009، ص 70۔

44 صحیح بخاری، کِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ، ج 1، ص 103، رقم الحدیث: 5233۔

45 صحیح بخاری، کِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ، ج 3، ص 19، رقم الحدیث: 1860۔

46 فتح الباری شرح بخاری، ج 4، ص 444۔ قسطلانی، ج 2، ص 262۔